جنگ ستمبر، بہادری شجاعت کی عظیم داستان

محمد زکریا
(مصنف، کالم نگار ہیں اور پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں)





مشہور امریکی میگزین ''ٹائمز'' کے نمائندہ ''لوئیس کرار'' نے تیئس ستمبر 1965 کے شمارے میں جنگِ ستمبر کے محاذوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر لکھا تھا کہ "میں پاک بھارت جنگ کو شاید بھول جاؤں مگر پاک فوج کا جو افسر مجھے محاذ پر لے گیا تھا، اس کی مسکراہٹ کو کبھی نہیں بھول سکوں گا۔ یہ مسکراہٹ مجھے بتا رہی تھی کہ پاکستانی جوان کس قدر نڈر اور دلیر ہیں۔ جوان سے جرنیل تک کو میں نے اس طرح آگ کے ساتھ کھیلتے دیکھا ہے جس طرح گلی میں بچے کانچ کی گولیوں سے کھیلتے ہیں۔ جو قوم موت کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلنا جانتی ہو، اسے بھلا کون شکست دے سکتا ہے؟"

6 ستمبر 1965، یوم دفاع پاکستان کی تاریخ کے اوراق میں عسکری و جغرافیائی اعتبار سے اُتنی ہی اہمیت ہے جتنی کہ 14 اگست 1947 کی۔ فوج، اسلحہ اور طاقت کے گھمنڈ میں بھارت نے بین الاقوامی سرحد کو عبور تو کر لیا مگر وہ قطعی طور پر اس حقیقت سے بے خبر تھا جنگیں اسلحوں اور فوج کی عددی برتری کی بجائے قومی اتحاد و یگانگت اور اخوت سے جیتی جاتی ہیں۔ یہ وہ دن ہے، جب پاکستان کی مسلّح افواج نے نہ صرف بھارت کو منہ توڑ جواب دیا، بلکہ اس کے کئی علاقوں پر سبز ہلالی پرچم بھی لہرا دیا۔ پاکستانی عوام اور افواج پاکستان نے ایمان، اتحاد اور تنظیم کی بدولت اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کے مذموم ارادوں کو خاک میں ملایا۔

بھارتی قیادت اور فوج شہر لاہور میں ناشتوں، شراب سے جیت کا جشن اور مال روڈ پر شاستری کو گارڈ آف آنر پیش کرنے کا منصوبہ اپنے ذہنوں میں مکمل طور پر تیار کر چکے تھے مگر جذبہ ایمانی سے سرشار اور جذبہ حب الوطنی سے لبریز پاک فوج نے دشمن کے ناپاک عزائم کی تکمیل

میں ایسا بندھ باندھا کہ تاریخ مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ پاک افواج کے شانہ بشانہ، پاکستان کے غیور عوام نے بھی بہادری وشجاعت کی عظیم داستان رقم کی۔ بھارت کے ناپاک عزائم کو پاک فوج کے جوانوں نے بُری طرح ناکام بناتے ہوئے، اُسے ایسی شکستِ فاش سے دوچار کیا کہ جسے وہ آج تک فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

17 یوم پر مشتمل 1965 کی جنگ نے قوم میں جذبۂ حب الوطنی کی نئی روح پھونک دی۔ اس واقع کی چھاپ آج بھی پاکستانی قوم کے دلوں پر واضح نظر آتی ہے۔ اس آزمائش میں ہر شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والوں نے وطن سے والہانہ عقیدت کا عملی مظاہر کیا۔ اس میں عقیدت ومحبت کے جذبات بھی تھے اور ایسے رسیلے گیت بھی جس نے وطن کی فضا سے انسیت کے جذبے کو پروان چڑھایا۔

اگر جنگ ستمبر کے تاریخی پس منظر کا ذکر کیا جائے تو 1962 میں لداخ بارڈر پر چین اور بھارت کے درمیان ہونے والی جنگ بھی ایک اہم سبب ہے۔ بھارتی حکمران چین کے ہاتھوں اس شکست پر تلملائے ہوئے تھے۔ اور وہ اس شکست کا داغ دھونے کیلئے بے چین تھے۔ مگر عالمی سطح پہ مسئلہ کشمیر پر جو تشویش پائی جاتی تھی اس کے پیش نظر دونوں ملکوں پر اس مسئلہ کے پرامن حل کے لئے دباؤ بڑھ رہا ہے۔ اسی دباؤ کا ہی نتیجہ تھا کہ 1963ء میں پاکستان کے وزیر خارجہ بھٹو اور بھارتی وزیر خارجہ سورن سنگھ کے درمیان تعمیری اور بامقصد مذاکرات کا آغاز ہوا، جو کہ ہمیشہ کی طرح بھارتی ہٹ دھرمی اور انتہا پسندانہ سوچ کی وجہ سے ناکام ہوگئے۔

جنگ ستمبر کی دوسری بڑی وجہ بھارتی لوک سبھا کی جانب سے 1964 میں کشمیر کی آئینی حیثیت میں ردوبدل بھی ہے جس کے نتیجہ میں کشمیری صدر و وزیر اعظم کا عہدہ ختم کر کے اسے اپنی سٹیٹ کی حیثیت دیدی اور وہاں گورنر اور وزیر اعلیٰ کا انتخاب کر کے لوک سبھا میں کشمیر کی 4 نشستیں مقرر کردیں۔ جس کی وجہ سے کشمیری عوام میں بھارت کیخلاف مزید نفرت میں اضافہ ہوا۔ دوسری طرف رن آف کچ میں پاکستان کی کامیاب فوجی کارروائی کے بعد وزیر خارجہ بھٹو اور عزیز احمد نے کشمیر میں ''آپریشن جبرالٹر'' کا منصوبہ بنایا۔ ایوب خان اس پر نیم دلی سے رضامند تھے بقول ائر وائس مارشل نور خان ''بھٹو نے ایوب کو یقین دلایا کہ کشمیر میں جنگ ہوئی تو امریکہ نے یقین دلایا ہے کہ بھارت پاکستان پر حملہ نہیں کرے گا''۔ جو کہ صریحاً غلط ثابت ہوا۔

اسی دوران 9 اگست 1965ء کو آزاد کشمیر میں کشمیری حریت پسندوں نے انقلابی کونسل کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے کشمیر میں بغاوت اور بھارتی افواج پر حملوں کا اعلان کردیا، ''صدائے کشمیر'' ریڈیو سٹیشن قائم کیا گیا، 11 اگست کو جموں سرینگر روڈ پر حریت پسندوں نے متعدد پل اور فوج کے اسلحہ کے ڈپو تباہ کردیئے جس کے بعد وادی کشمیر میں بھارتی فوج اور حریت پسندوں کے درمیان جھڑپوں میں شدت آگئی، 12 اگست کو وزیر خارجہ بھٹو نے کہا کہ پاکستان کا کشمیر میں جنگ سے کوئی تعلق نہیں کشمیری عوام نے بھارتی قبضے سے تنگ آکر بغاوت کی ہے، اس لئے بہتر ہے کہ بھارت اس مسئلہ کا حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق نکالے۔ مگر اس سے الٹا اثر ہوا۔ اور کشمیر میں بھارتی افواج کی

کارروائیاں مزید بڑھ گئیں۔

18 اگست 1965ء کو کشمیری حریت پسندوں نے پاکستان سے باقاعدہ مدد کی اپیل کر دی جبکہ وزیر خارجہ بھٹو نے ایک مرتبہ پھر بھارت سے کشمیر کے مسئلے کا پرامن حل تلاش کرنے پر زور دیا مگر کشمیر میں حالات قابو سے باہر ہوتا ہوا دیکھ کر بھارت نے 28 اگست سے پاکستان کی سرحدوں پر بھی چھیڑ چھاڑ شروع کر دی اور جنگی کارروائیوں کا آغاز کر دیا جس کے جواب میں پاکستانی افواج کو دفاع وطن کے لئے میدان جنگ میں آنا پڑا۔ پاک فوج نے زبردست کارروائی کرتے ہوئے چھمب جوڑیاں اور دریائے توی کے بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا۔ بھارت نے ستمبر 1965ء کی 5 تاریخ کو رات کی خاموشی میں پاکستان پر حملہ کر دیا۔



جنگ ستمبر کا ایک اور دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ فقط ایک سال قبل ملکی سیاسی جماعتیں متنازع انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح کے ہار جانے یا ہرائے جانے پر ایوب حکومت سے نالاں تھیں۔ پھر ایسا کیا جادو ہوا کہ ایوب خان کی جانب سے ریڈیو پاکستان پر ڈیڑھ منٹ کے خطاب نے قوم کو ایک لڑی میں پرو دیا کہ پاکستانی افواج اور عوام کے جذبہ جہاد اور دفاع وطن کی لگن میں فرق کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ ''پاکستانی افواج اور ملک کی سول آبادی'' کا بھارتی جارحیت کو ناکام بنانے کیلئے یوں یکجا ہو گئے تھے کہ فوجی اور سول کا امتیاز کم سے کم رہ گیا، گویا پوری قوم دفاع کے ایک بے مثال عسکری جذبے میں ڈھل گئی کہ بھارت پوری پاکستانی قوم کی ہیبت برداشت نہ کرتے ہوئے شکست فاش سے دوچار

ہوا۔

افواج پاکستان اور پاکستان کے عوام میں یگانگت اور اخوت واتحاد کا عملی مظاہرہ دیکھ کر دشمن کل بھی ناکامی سے دوچار ہوا تھا اور انشاء اللہ! آئندہ بھی ناکامی اس کا مقدر بنے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستانی قوم جنگ ستمبر کی طرح آج بھی اپنی صفوں میں کمال اتحاد کا مظاہرہ کرے۔ وطن عزیز کو آج بھی اندرونی و بیرونی دشمنوں کی ناپاک سازشوں کا اُسی طرح سامنا ہے جیسے 1965 میں تھا۔ ہر شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کو خصوصاً نوجوان طبقہ کو دشمنوں کے مذموم مقاصد کو پہچاننا ہوگا۔ دشمن قوم کی صفوں میں دراڑیں پیدا کر کے وطن عزیز کو غیر مستحکم کرنا چاہتا ہے۔ ہم نے بابائے قوم کے ویژن "ایمان، اتحاد، تنظیم" کو اپناتے ہوئے وطن عزیز کی ترقی و خوشحالی یقینی بنانے کیلئے ذمہ دارانہ کردار نبھانا ہے۔ یہ اُسی وقت ممکن ہے جب افواج پاکستان اور عوام کے درمیان محبت کا رشتہ مزید گہرا ہو۔ وطن کی محبت ایمان ہے اور وطن کے محافظ قوم کا مان ہیں۔ پوری قوم، یوم دفاع کے موقع پر عہد کرتی ہے کہ اپنے بہادر شیر جوانوں کیساتھ دفاع وطن کیلئے کندھے سے کندھا ملائے کھڑی تھی، ہے اور رہے گی۔

